34647-جهادکی مشروعیت میں حکمت

سوال

مسلمان جهاد کیوں کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں پرجهاد فی سبیل اللہ فرض کیا ہے ، اس لیے کہ اس کے نتیجہ میں بہت سی مصلحتیں مرتب ہوتی ہیں ، اوراس لیے بھی کہ جهاد ترک کرنے میں بہت سی خرابیاں و نقصانات اورفساد پیدا ہوتا ہے .

ذیل میں جهاد فی سبیل اللہ کی مشروعیت میں کیا حکمت رکھی ہیں ان کا مختصرا ذکر کیا جائے گا :

1–جهاد کا اساسی اوررئیسی مقصد اورهدف وٹارگٹ یہ ہے کہ لوگوں سے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کروائی جائے ، اورانہیں بندوں کی غلامی سے نکال کربندوں کے پروردگاراوران کے رب کی غلامی میں لایا جائے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

{اوران سے اس وقت تک جنگ کروجب تک فتنہ (شرک) مٹ نہ جائے اوراللہ تعالی کا دین غالب نہ آجائے ، اگر تویہ باز آجائیں اوررک جائیں (توتم بھی رک جاؤ) زیادتی توصرف ظالموں پرہی ہے} البقرۃ (193) .

اورایک دوسرے مقام پراس طرح فرمایا :

{اورتم ان سے اس وقت تک لڑواورجنگ کروجب تک فتنہ باقی ہے ، اوردین اللہ ہی کا ہوجائے ، اوراگروہ باز آجائیں توجووہ اعمال کررہے ہیں اللہ تعالی انہیں خوب دیکھ رہا ہے} الانفال (39) .

ابن جریر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لھذا تم اس وقت تک ان کے ساتھ جنگ اورقتال کرتے رہوجب تک شرک ختم نہ ہوجائے ، اوراللہ وحدہ لاشریک کی عبادت نہ کی جانے لگے ، توزمین میں اللہ تعالی کے بندوں سے مصائب ختم ہوجائیں ، جوکہ فتنہ ہے ، اورسارے کا سارادین اللہ تعالی کے لیے ہی ہوکررہ جائے ، حتی کہ اطاعت وفرمانبرداری اورساری کی ساری عبادت خالصتا اللہ تعالی کی ہونے لگے ، کسی اورکہ نہ ہو. اھ

اورابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی نے فتنہ کے خاتمہ اوردین اللہ تعالی کے لیے ہوجانے تک کفار سے جنگ کرنے کا حکم یا ہے ، یعنی دنیا میں شرک باقی نہ رہے اورسب ادیان پراللہ تعالی کا دین ہی غالب ہوکررہ جائے . اھ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مجھے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جت تک لوگ یہ گواہی نہ دینے لگیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنے لگیں، اور زکاۃ ادا کرنے لگیں، لھذا جب وہ یہ کام کرنے لگیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیے مگر اسلام کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالی کے سپرد"

صحیح بخاری حدیث نمبر (24) صحیح مسلم حدیث نمبر (2831).

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"میں قیامت سے قبل تلوار دے کر بھیجا گیا ہوں حتی کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہونے لگے"

مسند احمد حدیث نمبر (4869) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2831) میں صحیح قرار دیا ہے.

اللہ تعالی کے دشمنوں سے معرکہ کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذہن میں بھی یہ ہدف اور ٹارگٹ موجود تھا :

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مختلف ممالک میں مشرکوں کے خلاف جنگ کے لیے لوگوں کو روانہ کیا....

ہمیں عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روانہ کیا اور ہمارا امیر نعمان بن مقرن کو بنایا جب ہم دشمن کی سرزمین میں پہنچے اور کسری کا گورنر ہمارے مقابلہ کے لیے چالیس ہزار کا لشکر لے کے نکلا، تو ترجمان کہنے لگا :

تم میں سے ہمارے ساتھ کوئی شخص بات چیت کرے، تو مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : جو چاہتے ہو سوال کرو،

وہ کہنے لگا : تم کون ہو؟

انہوں نے جواب دیا : ہم عرب لوگ ہیں، ہم بہت شدت کی پیاس اور تنگی میں تھے، حتی کہ بھوک کی بنا پر ہم چمڑا، گٹھلیاں چوسا کرتے تھے، اور بالوں اور کھال کا لباس زیب تن کیا کرتے تھے، اور درخت وپتھروں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے، ہم اسی حالت میں تھے تو اللہ رب العزت جو آسمانوں وزمین کا مالک اور رب ہے اس کا ذکر بلند وبالا اور اس کی عظمت عظیم الشان ہے، نے ہماری طرف ہم میں سے ہی ایک نبی بنا کر مبعوث کیا، ہم اس کے ماں باپ کو جانتے تھے، ہمارے نبی اور ہمارے رب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ :

ہم تمہارے ساتھ اس وقت تک جنگ اور لڑائی کریں جب تک تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت نہ کرنے لگ جاؤ، اور یا پھر جزیہ اور ٹیکس ادا کرو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام کے ساتھ ہمیں یہ بتایا کہ ہم میں سے جو بھی قتل ہو گا وہ جنت کی نعمتوں میں داخل ہو گا اس جیسی نعمت کسی نے کبھی دیکھی تک نہیں، اور ہم سے جو بھی باقی رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا.

صحیح بخاری حدیث نمبر (2925).

صحابہ کرام اور مسلمان کمانڈر حضرات اس حقیقت کا اعلان اپنی جنگوں اور غزوات میں کرتے رہے ہیں.

اور جب فارسیوں کے کمانڈر انچیف رستم نے ربعی بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا کہ تمہیں کونسی چیز کھینچ لائی ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا تھا :

اللہ تعالی نے ہمیں اس لیے بھیجا ہے کہ جسے چاہے ہم اسے بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ تعالی کی عبادت کی طرف لے چلیں.

اور جب عقبہ بن نافع طنجہ تک جا پہنچے تو انہوں اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا حتی کہ گھوڑا سینے تک پانی میں چلا گیا تو کہنے لگے :

اے اللہ گواہ رہنا میں آخری کوشش تک جا پہنچا ہوں، اور اگر آگے یہ سمندر نہ ہوتا تو میں تیرے ساتھ کفر کرنے والے ہر شخص کے ساتھ جنگ کرتا ہوا ملکوں تک جاتا، حتی کہ تیرے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے والا باقی نہ بچتا.

2– مسلمانوں پر زيادتی اور ظلم کرنے والوں کے ظلم وزيادتی کو دور کرنا.

علماء کرام کا اجماع ہے کہ مسلمانوں پر کفار کی ظلم وزيادتی کو روکنا قدرت رکھنے والے پر فرض عین ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم اللہ تعالی کے راستے میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں، اور زيادتی نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالی زيادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.البقرۃ(190).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{تم ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے جنگ کیوں نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جلاوطن کرنے کی فکر میں ہیں، اور خود ہی انہوں نے تم چھیڑ خانی کرنے میں ابتدا کی ہے، کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ تعالی ہی زيادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اور اس کا خوف رکھو بشرطیکہ تم ایمان والے ہو}.التوبۃ(13).

3– لوگوں سے فتنہ وفساد ختم کرنا :

فتنے کئی اقسام وانواع کے ہیں :

اول :

مسلمانوں کو دین اسلام سے مرتد کرنے کے لیے کفار جو مختلف قسم کی تنگیاں اور تکلیفیں دیتے ہیں، اللہ تعالی نے کمزور اور ضعیف مسلمانوں کو بچانے کے لیے جہاد مشروع کرتے ہوئے فرمایا :

.{اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ تعالی کے راستے میں ان کمزور مردوں اور عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لیے جنگ کیوں نہیں کرتے ؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالموں کی بستی سے نجات دے اور ہمارے لیے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر فرما دے، اور ہمارے لیے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا}.النساء (75).

دوم :

کفار کا اپنی جانوں کے متعلق فتنہ اور ان کا حق نہ سننا اور قبول نہ کرنا :

یہ اس لیے کہ کفریہ نظام لوگوں کی فطرت اور عقلوں کو خراب کر کے رکھ دیتے ہیں، اور غیر اللہ کی عبادت کرنے کی تربیت، اور شراب نوشی اور جنسی خرابیوں میں پڑنے کا عادی بنانے کے ساتھ ساتھ اخلاق فاضلہ سے چھٹکارا دلاتے ہیں.

اور جو کوئی بھی ایسا بن جائے وہ حق کو بہت ہی کم قبول کرتا ہے، اور حق و باطل کے مابین پہچان بھی نہیں کرپاتا، اور نہ ہی اسے خیر اور شر کی پتہ چلتا ہے، اور نیکی اور برائی کی پہچان بھی جاتی رہتی ہے.

لھذا یہ ساری اشیاء جو لوگوں کو حق سننے اور قبول کرنے اور اس کی پہچان کرنے میں حائل ہوتی ہیں انہیں ختم کرنے اور گرانے کے لیے جھاد فی سبیل اللہ مشروع کیا گیا.

4–اسلامی مملکت کو کفار کے شر سے محفوظ کرنا.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کے اماموں اور لیڈروں کو قتل کرنے کا حکم دیا جو دشمنوں کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتے رہتے تھے، مثلا: کعب بن اشرف اور ابن ابی الحقیق جو یہودی سردار تھے.

اور اس میں کفار سے سرحدوں کی حفاظت کرنا بھی شامل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رغبت دلاتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالی کے راستے میں ایک دن کا پہرہ دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سے بہتر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2678).

5–کفار کو دہشت زدہ اور انہیں ذلیل و رسوا کرنا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{تم ان (کفار) سے جنگ کرو اللہ تعالی انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، اور ذلیل و رسوا کرے گا، ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا، اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا، اور ان کے دلوں کے غیض و غضب دور کرے گا، اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے، اللہ تعالی جانتا بوجھتا اور حکمت والا ہے} التوبۃ (14–15).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

{اور تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کر کے رکھو اور گھوڑوں کو تیار کر کے رکھو، کہ اس سے تم اللہ تعالی کے اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکو گے} الانفال (60).

اور اسی لیے جنگ میں ایسی اشیاء مشروع کی گئی ہیں جو دشمن کے دلوں میں رعب کا سبب بنتی ہیں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا جنگ میں یا دشمن کا ایلچی آنے کے وقت فوجی ریشم یا سونا چاندی پہن سکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا:

دشمن پر رعب ڈالنے کے لیے ریشمی لباس زیب تن کرنے میں علماء کرام کے دو قول ہیں، ان دونوں قولوں میں صحیح یہی ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ شام کے فوجیوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو خط لکھا کہ جب ہم دشمن کے مقابلہ میں جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنا اسلحہ ریشم کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہوتا ہے تو اس کی بنا پر ہمارے دلوں میں رعب طاری ہوجاتا ہے۔

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں جواب میں لکھا :

جس طرح وہ اپنا اسلحہ چھپاتے ہیں تم بھی اپنا اسلحہ چھپاؤ، اور اس لیے کہ ریشم پہننا تکبر کی علامت ہے، اور اللہ تعالی جنگ کے وقت تکبر پسند فرماتا ہے، جیسا کہ سنن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے :

(تکبر ایسا بھی ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے، اور تکبر ایسا بھی ہے جو اللہ تعالی کو ناپسند ہے، اور اسے ناراض کرتا ہے، جو تکبر اللہ تعالی کو پسند ہے وہ دوران جنگ تکبر کرنا ہے، اور جو تکبر اللہ تعالی کو ناپسند ہے وہ بغاوت اور فخر میں تکبر ہے)۔

احد کی لڑائی میں ابودجانہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے صفوں کے درمیان تکبرانہ چال چلی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا :

"یہ چال ایسی ہے جسے اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے، لیکن اس جگہ نہیں" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (17/28)۔

6– منافقوں کو ظاہر کرنا :

فرمان باری تعالی ہے :

{پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے، اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو}. محمد (20)۔

مسلمانوں کی وسعت اور کشادگی کی حالت میں ہوسکتا ہے کچھ لوگ ایسے بھی مسلمانوں میں شامل ہوجائیں جو مادی حالت سنوارنا چاہتے ہوں اور ان کا مقصد کلمہ کفر پر اللہ تعالی کا کلمہ بلند کرنا نہ ہو، اور ان لوگوں کا معاملہ بہت سے مسلمانوں پر مخفی رہے، تو اسے ظاہر کرنے والی سب سے چیز جھاد ہی ہے، کیونکہ جھاد میں تو جان خرچ کرنی پڑتی ہے، اور اس منافق نے تو نفاق اسی لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ اپنی روح اور جان بچا سکے۔

اور جو کچھ جنگ احد میں مومنوں کے ساتھ ہوا اس میں بھی اللہ تعالی کی حکمت تھی کہ منافقوں کو ظاہر کیا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑدے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کردے}. آل عمران (179)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی جس حالت میں تم ہواللہ تعالی تمہیں اسی حالت میں نہیں چھوڑدے گا، کہ مومن اور منافق خلط ملط رہیں، بلکہ اللہ تعالی اہل ایمان کواہل نفاق سے ممتاز کر کے رکھ دے گا، جیسا کہ انہیں معرکہ احد میں آزمائش کے ساتھ ممتاز کیا.

اوراللہ تعالی اس غیب پر مطلع نہیں کرے گا جوان کے اوران کے مابین تمیز کردے، کیونکہ وہ اس کے غیب میں اوراس کے علم میں بھی متمیز ہیں، وہ اللہ سجانہ تعالی چاہتا ہے کہ ان کے مابین واضح تمیز کردے، تووہ معلوم ہوجائے غیب شھادہ ہے. اھ

7– مومنوں کا گناہوں سے چھٹکارا :

یعنی ان کا گناہوں سے بچنا اوراس سے چھٹکاراحاصل کرنا.

اللہ سجانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ہم ان دنوں کولوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں، (معرکہ احد میں یہ وقت شکست) اس لیے تھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کوظاہر کردے اور تم میں سے بعض کوشہادت کا درجہ نصیب فرمائے، اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا، (یہ وجہ بھی تھی) کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو بالکل الگ کردے اور کافروں کومٹادے، کیا تم سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤگے حالانکہ ابھی تک اللہ تعالی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں ؟}.آل عمران (14–142).

8– غنیمتوں کا حصول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں قیامت سے قبل تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے، اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے، اور جس نے بھی میرے کام کی مخالف کی اس پر ذلت وپستی مسلط کردی گئی ہے، اور جوکوئی کسی قوم کے مشابھت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (4869) صحیح الجامع حدیث نمبر (2831).

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث اس امت کے غنیمتوں کے حلال ہونے کا اشارہ ہے، اوراس یہ بیان ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رزق اسی میں رکھا گیا ہے، نہ کہ اس کے علاوہ کسی اور آمدن میں، اوراسی لیے بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ یہ کمائی کا سب سے افضل ترین ذریعہ ہے. اھ

اور امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ سجانہ وتعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روزی ان کی فضیلت کی بنا پر ان کی کمائی میں رکھی، اوراسے سب سے بہتر اورافضل کمائی اور آمدن کی قسم میں رکھا، اوروہ یہ کہ اپنے شرف کی بنا پر قھر اور غلبہ کے ساتھ حاصل کرنا. اھ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے قافلہ کے لیے نکلے تھے.

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ پر حملہ کرنے کے لیے نکلنا غنیمت کے حصول کے لیے نکلنے کے جواز کی دلیل ہے، کیونکہ یہ حلال کمائی ہے، اور یہ مالک رحمہ اللہ کا رد ہے کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ یہ قتال دنیا کے حصول کے لیے تھا. اھ

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(ابن ابی جمرہ کا کہنا ہے کہ : محققون کہتے ہیں کہ جب پہلا سبب اور باعث اعلاء کلمۃ اللہ ہو تو پھر اس کی طرف جو بھی اضافہ کیا جائے وہ اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے) اھ

9- شہادتوں کا حصول :

فرمان باری تعالی ہے :

.{ اگر تم زخمی ہوتے ہو تو تمہارے دشمن اور مخالف بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں، ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں، (احد میں وقتی طور پر شکست اس لیے تھی) کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ نصیب فرمائے، اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا، (وجہ یہ بھی تھی) کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو بالکل الگ کر دے اور کافروں کو مٹا کر نیست و نابود کر کے رکھ دے }. آل عمران (140-141).

اللہ تعالی کے ہاں اولیاء کے لیے بلند ترین مرتبہ شہادت ہے، اور شہداء ہی اس کے بندوں میں خاص اور اس کے مقرب بندے ہیں، صدیقیت کے بعد شہادت کے علاوہ کوئی مرتبہ اور درجہ نہیں، وہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں میں سے شہداء بنانے پسند کرتا ہے، اس اللہ کی محبت میں ان کے خون بہتے ہیں، اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لیے وہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے، اور اس اللہ تعالی کی رضا اور محبت کو وہ اپنے نفسوں اور جانوں پر ترجیح دیتے ہیں، اور یہ مرتبہ و درجہ اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پہنچنے کے اسباب پیدا نہ ہوں، اور وہ دشمنوں کا مسلط ہونا ہے) اھ

ماخوذ از : زاد المعاد لابن قیم رحمہ اللہ تعالی .

جو لوگ مسلمانوں کو جہاد سے متنفر کرتے، اور انہیں اس سے خوفزدہ کرتے، اور یہ باور کراتے ہیں کہ جہاد موت ہے، اس سے عورتیں بیوہ ہوتی ہیں اور بچے یتیم ہوتے ہیں، ان میں یہ حکمت کہاں گئی اور وہ اس عظیم الشان اور جلیل القدر حکمت کے متلق کیا کہتے ہیں ؟!

10- اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ اور اگر اللہ تعالی آپس میں لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی منہدم کر دی جاتیں جہاں اللہ تعالی کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، جو اللہ تعالی کی مدد و نصرت کرے گا اللہ تعالی بھی ضرور اس کی مدد و نصرت کرے گا، بیشک اللہ تعالی بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے }. الحج (40).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{ اور اگر اللہ تعالی بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالی دنیا والوں پر فضل و کرم کرنے والا ہے }. البقرۃ (251).

مقاتل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر اللہ تعالی مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کو دفع نہ کرے تو مشرک زمین پر غالب آجائیں اور مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کردیں، اور مساجد خراب کردیں. اھ

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "الجواب الصحیح" میں لکھتے ہیں :

اللہ تعالی مومنوں کے ساتھ کفار کو دفع کرتا اور دونوں گروہوں میں سے بہتر اور اچھے گروہ کے ساتھ شریر اور برے گروہ کو ختم کرتا ہے، جیسا کہ مجوسیوں کو رومی عیسائیوں کے ساتھ ختم کیا، پھر امت محمدیہ کے مومنوں کے ساتھ نصاری کو دفع کیا. اھ

دیکھیں : الجواب الصحیح (216/2).

اور سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کافروں اور فاجروں، اہل شر اور فسادیوں کے غلبہ کی بنا پر زمین میں فساد بپا ہو چکا ہے. اھ

جہاد کی مشروعیت کی بعض حکمتیں یہ تھیں جو ذکر کی گئی ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی طرف بہتر اور اچھے طریقے سے پلٹنے کو توفیق نصیب فرمائے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم.